الوداع

برائے دہم محرم

آ کے خیمہ میں کہا شہ نے کہ خواہر الوداع
میں بھی مرنے جاتا ہوں اے بنت حیدر الوداع

بعد میرے صبر کرنا جو مصیبت بھی پڑے
الوداع اے زینب و کلثوم مضطر الوداع

جا کے عابد کے سرہانے پھر یہ بولے شاہ دیں
اے میرے بیکس پسر بیمار و لاغر الوداع

تم امام وقت ہو گے میرے مرجانے کے بعد
صبر ہر حالت میں کرنا بہر داور الوداع

بیڑیاں اور طوق پہنائیں تمہیں گر اشقیا
بد دعا کرنا نہ اے دلبند حیدر الوداع

پھر گلے لپٹا کے یوں بالی سکینہ سے کہا
اے میرے سینہ پہ سونے والی دختر الوداع

ضد نہ کرنا بعد میرے اے میری نورِ نظر
اب محافظ ہے تیرا خلّاق اکبر الوداع

آنسوؤں کے تار نے دل کی رگیں سب توڑ دیں
چپ رہو رو لینا بیٹی مجھ سے چھٹ کر الوداع

پیار کر کے پھر سکینہ کو اتارا گود سے
اور کہا اہلِ حرم سے شہ نے رو کر الوداع

آخری صحبت ہے یہ اور آخری یہ گفتگو
اب نہ کچھ تم سے کہوں گا تا بہ محشر الوداع

تم کو بھی پہونچے میری جانب سے اے فضہ سلام
اے کنیز مادر شبیر و شبر الوداع

منہ سے اب تک نہ نکلے تم تو اے فکر حزیں
اور رخصت کر دیا سرور کو کہکر الوداع